

## 5410- نو مسلم خاتون کیلئے سورہ فاتحہ پڑھنا مشکل ہے، کیا کرے؟

### سوال

میں انگلش زبان بولتی ہوں اور یہی میری مادری زبان ہے، میں عربی زبان سیکھ رہی ہوں اور میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد سورہ فاتحہ بھی سیکھ لی ہے، لیکن پھر بھی کچھ حروف کی ادائیگی مجھے سے نہیں ہوتی، اور کچھ کا تلفظ غلط ہے، میں نے کسی فقیہی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو نماز کے کسی ایک حرف میں غلطی کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، میں اپنی تلاوت درست کرنے کیلئے ریکارڈ شدہ تلاوت سنتی ہوں، لیکن اس کے باوجود میں غلطی کرتی ہوں، اب یہاں تک بات پہنچ چکی ہے کہ میں بہت پریشان ہوں، نماز میں کئی بار رک کر صحیح تلفظ ادا کرنے کی کوشش کرتی ہوں، اور متعدد بار ایسا بھی ہوا کہ میں سورہ فاتحہ کو ایک سے زائد بار پڑھتی ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

1- علمائے کرام کے صحیح موقف کے مطابق سورہ فاتحہ کی تلاوت نماز کا رکن ہے، اور سورہ فاتحہ کی تلاوت امام، مقتدی، اور منفرد سب پر واجب ہے۔  
چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص نماز پڑھتے ہوئے ام القرآن [سورہ فاتحہ کا نام] نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ ناقص ہے مکمل نہیں ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں [تو کیا کریں؟] تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اپنے دل میں سورہ فاتحہ پڑھو"؛ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے، اور میرے بندے کیلئے وہ سب کچھ ہے جو وہ مانگے، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَیْلَۃٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری حمد بیان کی"، اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِنَّہٗ لَیْلَۃٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری ثناء بیان کی"، اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِنَّہٗ لَیْلَۃٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے سب معاملے میرے سپرد کر دیے"، اور جس وقت بندہ کہتا ہے: ﴿اِنَّہٗ لَیْلَۃٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو یہ مانگے گا"، پھر جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِنَّہٗ لَیْلَۃٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یہ میرے بندے کی [فریاد] ہے، اور میرے بندے کیلئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا) مسلم: (395)

خدا ج کے معنی نام تمام کے ہیں اور نمازی کیلئے عربی زبان میں صحیح انداز سے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے؛ کیونکہ ہمیں قرآن مجید ایسے ہی پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے نازل ہوا ہے۔

2- جس کیلئے زبان میں کسی مسئلہ کی وجہ سے یا عجیبی ہونے کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا کرنا مشکل ہو تو ایسا شخص اپنی استطاعت کے مطابق عربی زبان سیکھے، اور تلفظ درست کرے۔  
اور جو شخص ایسا کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس سے یہ عمل ساقط ہو جائے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کسی کام کا حکم نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾، اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی چیز کا مکلف نہیں بناتا [البقرة: 286]

3- اور جو شخص بالکل سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا، یا سیکھنا اس کیلئے مشکل ہے، یا پھر ابھی اسلام قبول کیا اور نماز کا وقت ہو گیا، اور اتنا وقت نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ سیکھ لے، تو ایسے شخص کیلئے وضاحت حدیث کی روشنی میں درج ذیل ہے:

عبداللہ بن ابی وافی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سیکھا دیں جو میرے لئے قرآن کے بدلے میں کافی ہو، کیونکہ مجھے پڑھنا نہیں آتا" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم کہو: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَنَحْمَدُہٗ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) [ترجمہ: اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں

اللہ ہی کیلئے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، نیکی کرنے کی طاقت، اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر بالکل نہیں ہے [تو اس پر اس آدمی نے ہاتھ پکڑ کر کہا: "یہ تو سب میرے رب کیلئے ہے! میرے لئے کیا ہے؟" تو آپ نے فرمایا: (تم کہو: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَانْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي) یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما، اور عافیت سے نواز] تو اس شخص نے دوسرے ہاتھ کیساتھ سہارا لیا اور کھڑا ہو کر چل دیا۔

نسائی: (924)، ابوداؤد: (832)، اس حدیث کو منذری نے "الترغیب والترہیب" (430/2) میں جید کہا ہے، اور "التلخیص الجمیر" (1/236) میں حافظ ابن حجر نے اس کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر قرآن مجید صحیح طرح نہیں پڑھ سکتا، اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے اسے سیکھنا بھی ممکن نہیں، تو ایسے شخص پر "بُجَّانُ اللّٰهِ، وَانْحَزَلَلِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہنا لازمی ہے؛ کیونکہ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اللہ کے رسول! میں قرآن مجید یاد نہیں کر سکتا، مجھے کوئی ایسی چیز سیکھا دیں جو میرے لئے قرآن کے بدلے میں کافی ہو"، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم کہو: بُجَّانُ اللّٰهِ، وَانْحَزَلَلِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) تو اس پر اس آدمی نے کہا: "یہ تو اللہ کیلئے ہے! میرے لئے کیا ہے؟" تو آپ نے فرمایا: (تم کہو: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَانْدِنِي، وَعَافِنِي)

پہلے پانچ کلمات سے زیادہ پڑھنا لازمی نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی پانچ کلمات پر اکتفا کیا تھا، اور مزید کلمات اسے تب سیکھائے جب اس نے مزید سیکھانے کا مطالبہ کیا "انتہی

اور اگر سورہ فاتحہ کا کچھ حصہ پڑھ سکتا ہو، اور کچھ نہ پڑھ سکے تو جتنی سورہ فاتحہ آتی ہے، اتنی پڑھنا ضروری ہے، اور جتنی سورہ فاتحہ آتی ہے اسے اتنی بار دہرائے کہ سورہ فاتحہ کی سات آیات کے برابر ہو جائے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس بات کا بھی احتمال ہے کہ صرف "انْحَزَلَلِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہنا ہی کافی ہو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اگر تمہیں قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ لو، ورنہ "انْحَزَلَلِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" ہی کہہ دو) ابوداؤد

"المعنی" (290:289/1)

آپ نے سورہ فاتحہ کے کسی حرف میں غلطی پر نماز کے باطل ہو جانے کے بارے میں پڑھا ہے، تو اس کے بارے میں وضاحت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی ہر غلطی سے نماز باطل نہیں ہوتی، چنانچہ نماز اسی وقت باطل ہوگی جب سورہ فاتحہ کا کوئی لفظ چھوڑ دیا، یا اعراب تبدیل کر دیا جس سے معنی بدل جائے، مزید برآں نماز کے باطل ہونے کا حکم ایسے شخص کے بارے میں جو سورہ فاتحہ کی صحیح تلاوت کر سکتا ہو، یا صحیح تلاوت سیکھ سکتا ہو، لیکن پھر بھی وہ نہ سیکھے تو اسکی نماز باطل ہوگی۔

تاہم اپنی تلاوت کو درست کرنے سے عاجز شخص اپنی استطاعت کے مطابق سورہ فاتحہ پڑھے، چنانچہ کسی غلطی کی صورت میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اسکی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں دیتا، اور اہل علم کے ہاں یہ اصول مشہور و معروف ہے کہ عاجز شخص سے واجب ساقط ہو جاتا ہے

دیکھیں: "المعنی": (2/154)

چنانچہ ایسی حالت میں اپنی استطاعت کے مطابق سورہ فاتحہ پڑھے، اور پھر اس کے بعد "بُجَّانُ اللّٰهِ، وَانْحَزَلَلِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے تاکہ سورہ فاتحہ کا جو حصہ رہ گیا ہے اسکا عوض ہو جائے۔ دیکھیں: المجموع (3/375)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"جو شخص سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے غلطیاں کرے تو کیا اس کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟"

توانہوں نے جواب دیا:

"سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے ایسی غلطی کرنا جس سے معنی تبدیل نہ ہو تو ایسے شخص کی نماز چاہے وہ امام ہو یا منفرد درست ہوگی۔۔۔ اور اگر ایسی غلطی ہو جس سے معنی تبدیل ہو جائے، اور غلطی کرنے والے شخص کو غلطی کا علم بھی ہو، مثلاً: ﴿مِصْرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾۔ [انعمت کی ت پر پیش پڑھے، اس سے معنی یہ ہوگا کہ: جن پر میں تلاوت کرنے والے نے انعام کیا] اور غلطی کرنے والے شخص کو معلوم ہو کہ [ت پر پیش پڑھنے سے ضمیر متکلم بن جاتی ہے]، تو ایسی صورت میں اس کی نماز درست نہیں ہوگی، اور اگر غلطی کرنے والے کو علم نہیں ہے کہ اس سے معنی تبدیل ہو رہا ہے، اور اس کا نظریہ یہی ہے کہ "ت" پر زبر کیساتھ ضمیر مخاطب کی ہے، تو ایسے شخص کی نماز کے بارے میں اختلاف ہے، واللہ اعلم" انتہی

مجموع الفتاویٰ (22/443)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ جو شخص نماز میں کسی جری حالت [یعنی: زیر] والے حرف کو نصبی حالت [یعنی: زبر] دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

توانہوں نے جواب دیا:

"اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز کو کھیل تماشا بنایا ہے، اور اگر اسے علم نہیں تھا تو اس بارے میں خابہ کے دو موقف ہیں سے ایک کے مطابق اس کی نماز باطل نہیں ہوگی" انتہی

مجموع الفتاویٰ (22/444)

سوال پوچھنے والی مسلمان بہن سے ہماری گزارش ہے کہ آپ خوب محنت کریں، اور زیادہ سے زیادہ مشق کریں، بار بار پڑھیں، آپ کسی دوسری مسلمان بہن کو سنائیں جس کی تلاوت درست ہو، اسی طرح آڈیو کیسٹ، اور ریڈیو سے تجوید کیساتھ پڑھنے والے قرآن کرام کی تلاوت سنیں۔

اور آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ اس بات کو دل پر مت لیں، کیونکہ اللہ اپنی مخلوقات سے بخوبی واقف ہے، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ کون کوشش اور محنت کرتا ہے، اور کون سستی اور کاہلی سے کام لیتا ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران آپ کو درپیش مشقت آپ کی نیکیوں اور اجر میں اضافے کا باعث ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے) مسلم: (798)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اٹک اٹک کر پڑھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کمزور حافظے کے باعث بار بار دوہراتا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ایسا ہے کہ ایک تو تلاوت کا اجر اور دوسرا بار بار تلاوت اور مشقت اٹھانے کا اجر" انتہی

آپ کو ایک سے زائد بار دوہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہیں تھا، بلکہ یہ وسوسوں کیلئے راہ ہموار کرتا ہے، جس سے نماز میں کمی آتی ہے، اور خشوع کا تارہتا ہے، اور قرآنی آیات کا معنی و مضموم سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے، شیطان بھی اس سے خوش ہوتا ہے؛ کیونکہ اس طرح شیطان نمازی کو تکلیف دیتا رہتا ہے، اور آخر کار وہ شخص نماز سے اکتا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، اور وہ ہم پر ہم سے بھی زیادہ رحم رکھتا ہے، اسی لئے ہم پر ایسا کوئی عمل لازم نہیں کرتا جس کی ہم طاقت نہ رکھیں۔

واللہ اعلم.